

تہجد

جناب محمد اقبال قریشی ہارون آبادی

تہجد کے معنی | لفظ تہجد وجود سے مشتق ہے۔ اور یہ لفظ دو متضاد معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سونے کے بھی آتے ہیں اور جاگنے کے بھی۔ چنانچہ حضرت حسن بصریؒ سے نماز تہجد کی یہ تعریف منقول ہے۔ قال الحسن البصریؒ هو ما كان بعد العشاء ويحمل على ما كان بعد النوم (تفسیر ابن کثیر) یعنی حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد ہر اس نماز پر صادق ہے جو عشاء کے بعد پڑھی جائے۔ البتہ تعادل (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام) سے اسکو کچھ نفید کے بعد معمول کیا جائے گا۔

غرض نماز تہجد کے لئے بعد النوم ہونا شرط نہیں۔ کیونکہ قرآن عزیز میں ہے۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ تفسیر مظہری میں اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ رات کے کچھ حصے کو نماز کیلئے سونے کو ترک کر دو خواہ سونے کے بعد جاگ کر خواہ شروع ہی میں نماز کیلئے نفید کو موخر کر دو۔ لیکن عموماً مغربم تعادل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات صحابہ کرامؓ کے آخر رات میں بیدار ہو کر نماز پڑھنے کا ہے اس لئے یہ صورت افضل ہوگی۔ (تفسیر معارف القرآن از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ)

تہجد کی نماز ابتدائیت میں (ضمن حق) | وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ قَدْ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَنَّ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا۔ (نبی اسرائیل آیت ۱۸) اور کسی قدر رات کے حصے میں بھی سو اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو کہ آپ کیلئے نوافل چیز ہے۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں برگزیدہ رکھے۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ اس آیت کے فوائد میں لکھتے ہیں، تہجد پہلے سب پر فرض تھا۔ پھر امت سے

۱۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئی تھیں۔ يٰۤاَيُّهَا الْمَدِينَةُ ۝ قَمِرَ اللَّيْلُ ۝ اِلَّا قَلِيلًا ۝ اَوِ الْفَقْصُ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ (سورہ مزمل آیت ۱ تا ۴)

فضیلت منسوخ ہوگئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں دو قول ہیں ایک یہ کہ آپ پر فرض رہا تھا۔ اخرجہ ابن ابی حاتم عن الضحاك قال نسخ قيام الليل الا عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن ابن عباس انه قال في ذلك - يعني خاصة النبي صلى الله عليه وسلم امر لقيام الليل وكتب عليه - اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ رہا تھا۔ اخرجہ ابن جریر عن مجاهد - یہ سب روایتیں درمختار ہیں قول اول پر ناقلہ کے معنی لغوی ہوں گے یعنی فریضۃ زائدۃ الیک اور تطبیق دونوں میں اس طرح ہو سکتی ہے کہ اول نسخ صرف امت کے لئے ہوا۔ پھر آپ کے لئے بھی ہو گیا۔ (تفسیر بیان القرآن ج ۱ ص ۵۷)

تہجد کی فضیلت احادیث طیبہ کی روشنی میں | دَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قَرِيبٌ لَّكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَكَفَرَةٌ لِّلْثَنِيَّاتِ وَمِنْهَا عَنِ الْإِسْمِ۔ (رداء الترمذی) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے اوپر رات کے قیام (یعنی تہجد) کو لازم پکڑو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (چلا آتا) ہے اور تم کو تمہارے رب سے قریب کرنے والا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور بری بات سے روکتا ہے۔ (ترمذی) نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔ (متفق علیہ) اے عبد اللہ نکال شخص جیسا نہ ہونا کہ وہ رات کو اٹھتا تھا۔ پھر اس کو ترک کر دیا۔ (بخاری و مسلم) یعنی ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہو۔ اَللّٰهُمَّ وَفَّقْنَا۔ ان احادیث میں بیان کردہ فضیلت کے پیش نظر ہر مسلمان کو حرص کرنی چاہیے کہ وہ تہجد کا عادی بن جائے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی حکایت | سنجر کے بادشاہ ملک نیروز نے ایک مرتبہ سیدنا حضرت جیلانیؒ کو خط لکھا کہ میں ملک نیروز کا ایک حصہ آپ کو خرچ خانقاہ کے لئے دینا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ

چوئے پتر سنجر رخ نیم سیاہ باد در دل ہوس اگر ملک سنجرم
زانکہ یا نعم خبر از ملک نیم شب من ملک نیروز بیک جوئے خرم

۱۔ یعنی اگر میرے دل میں تیرے ملک کی ہوس ہو تو میرا نخت سیاہ رو ہو جائے، جیسا تیرا پتر سیاہ ہے۔ جب سے مجھے نیم شب (تہجد) کی بادشاہت ملی ہے۔ میں اس وقت سے ملک نیروز ایک جوئے کے بدلے میں نہیں خریدنا چاہتا۔

واقعی تہجد کی لذت بیان نہیں کی جاسکتی۔ عہ ذوق این بادہ نباشی کہ تانہ حبشی

اسی لئے ارشادِ ربانی ہے۔ وَكَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الَّذِينَ مَا يَهْتَبِعُونَ دُبَارًا سَحَارَ
ہم یستخفرون۔ بعض عارفین نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ نماز تہجد کی لذت سے استفادہ
کرتے تھے کہ شاید ہم اس لذت کے لئے تو تہجد نہیں پڑھتے۔ کیونکہ تہجد تو صرف رضا الہی کیلئے پڑھنی چاہئے
نماز تہجد کی تعداد رکعات | تہجد کی رکعات بالاتفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول و ماثور ہیں۔

اردو زیادہ سے زیادہ مع الوتر تیرہ (۱۰+۳) اور کم سے کم سات مع الوتر (۲+۳) ہیں۔
(خیر المصابیح فی عدد التراویح ص ۱)

بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اکثر معمول ۸ رکعت تہجد
پڑھنے کا تھا۔ اس لئے زیادہ عادت آٹھ رکعت کی رکھنی چاہئے۔ لیکن وقت کم ہو تو چار اور بالکل کم ہو
تو دو رکعت پڑھ لے۔ شوق اور وقت زیادہ ہو تو زائد بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص اول شب میں بعد عشاء چار یا آٹھ رکعت بہ نیت تہجد پڑھ لے
اور آخر شب جاگ اُجائے تو بھی نوافل بہ نیت تہجد پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ ایک روایت سے معلوم ہوا ہے
زیادہ مگر محدود اور قولاً غیر محدود رکعات تہجد ثابت ہیں۔ یعنی رکعات تہجد کی کوئی ایسی حد نہیں جسکی بعد کی
نماز کو تہجد نہ کہا جائے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے بوار النواذر جلد ۱ ص ۱۳)

نماز تہجد کے اٹھنے کیلئے ظاہری اسباب | حجة الاسلام حضرت امام غزالیؒ نے نماز تہجد کے لئے بیدار ہونے
کیلئے چار اسباب ظاہری بیان فرماتے ہیں۔ ۱۔ کھانا بہت نہ کھائے اس سے بہت پانی پیئے گا، اور نیند
بہت آئے گی۔ ۲۔ دن کو اپنے اوپر ایسے مشقت کے کام نہ ڈالے جس سے تھک کر چور ہو جائے
اُرد بیٹھے سست پڑ جائیں اس سے نیند بہت آتی ہے۔ ۳۔ دن میں گناہ بہت نہ کرے اس سے دل
سخت ہو جاتا ہے۔ اور گناہ سامانِ رحمت اور بندہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم الدین)

باطنی اسباب | احیاء العلوم میں حضرت غزالیؒ نے تہجد کے اٹھنے کے لئے بھی اسباب باطنی چار
ہی بیان فرمائے ہیں۔ ۱۔ اپنے دل کو بدعتوں اور فضول تردوات دنیاوی سے پاک رکھنا۔ ۲۔ صیغے کی
توقع کم رکھنا کیونکہ جب آخرت کی ہولناکیوں اور دوزخ کے طبقات کو سوچے گا تو اس کی نیند اڑ جائے
گی۔ ۳۔ نماز تہجد کی فضیلت میں جو آیات و اخبار و آثار مذکور ہیں معلوم کر کے توقع اور شوق ثواب کو
مستحکم کرنا۔ ۴۔ حق تعالیٰ سے محبت سب تعلقات پر غالب رکھنا۔ کیونکہ جب اس کے ساتھ محبت
ہوگی تو اس کے خلوت کو بھی پسند کرے گا۔ اور مناجات کو بھی۔ (جو صرف تہجد میں میسر ہوتی ہے)

اغلاط العوام | یعنی ایسے مشہور مسائل جو دراصل مسائل نہیں سے

سر نہاں کہ عارف و زاہد بہ کس نہ گفت
در حیرت کہ بادہ فروش از کجاستنید

مسئلہ :- بعض کا خیال ہے کہ تہجد کے بعد سونا نہ چاہئے ورنہ تہجد جاتا رہتا ہے۔ سو اس کی کوئی اصل نہیں اور بہت آدمی تہجد سے اسی وجہ سے محروم ہیں کہ صبح تک جاگنا مشکل ہے اور سونے کو ممنوع سمجھتے ہیں، سو جان لینا چاہئے کہ سورہنا بعد تہجد کے درست ہے۔ (اغلاط العوام فی باب الاحکام مبرورہ ص ۹)
مسئلہ :- بعض لوگ رات کو اتنا جاگتے ہیں کہ بعض دفعہ فجر کی جماعت سے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اتنا نہ جاگنا چاہئے کہ فجر کی نماز نیند کے غلبہ سے رہ جائے۔ سلیمان بن ابی حاتم بھی ایک مرتبہ رات بھر جاگنے کے سبب یہ غلبہ نیند نماز فجر سے رہ گئے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان کی والدہ سے فرمایا تھا: لَإِنْ أَتَيْتُكَ صَلَوَاتُ الصُّبْحِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَقْوَمِ لَيْلَةٍ (موطا امام محمد) یعنی میرے نزدیک صبح کی نماز باجماعت پڑھنا ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

نماز تہجد کی کیفیت | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول تھا کہ دو تہجد کی پہلی دو رکعتیں ہلکی اور قراءت سے پڑھے۔ پھر قراءت، رکوع و سجود سب طویل ہوتا، یہاں تک کہ بعض مرتبہ گمان ہوتا کہ روح مبارک شاید پرواز کر چکی ہو۔

یا اللہ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محبوب نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس نماز پر مداومت اور استقامت بخش۔ آمین

اہل ایمان کہ دسے ان بندوں میں شامل
کہ اشک سحر گاہ جن کا دھوا ہے

توجہ و تامل اور دیدہ زیب مہربانیاں کے لئے

ہمیشہ یاد رکھیے

ایف پی ٹیکسٹائل ملز لمیٹید جہانگیرہ روڈ

فون ۱۰۱ ۱۶۴ (نوشہرہ)

تار ۱- FPTEX اللہ بخش کالونی